هفتہ وار رسالہ: 232
WEEKLY BOOKLET-232

شیخ طریقت امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

امیرِ اہلِ سُنّت سے
میاں بیوی
کے بارے میں سوال جواب

صفحات 17

- کیا میاں بیوی جنت میں یکجا ہوں گے؟ 02
- گھر میں جھگڑے ختم کرنے کے طریقے 08
- شوہر کو گالی دینا کیسا؟ 10
- شوہر خرچہ نہ دے تو بیوی کیا کرے؟ 13

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

امیرِ اہلِ سنّت سے میاں بیوی کے بارے میں سوال جواب

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

جسے کوئی مشکل پیش آئے اسے مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھنا چاہئے کیونکہ مجھ پر دُرُود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔(القول البدیع، ص414، بستان الواعظین ص274)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نیک بیوی کا واقعہ

سُوال: نیک بیوی کا کوئی واقعہ سنا دیجئے۔

جواب: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ صحابیِ رسول تھے، ایک بار آپ کو حَضْرَ مَوْت سے سات لاکھ درہم موصول ہوئے تو رات بھر بے چین رہے، آپ کی زوجہ نے پوچھا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ فرمایا: میں رات سے فکر مند ہوں کہ وہ شخص اپنے رب کی بارگاہ میں کیسے حاضر ہوگا جو اس حال میں رات گزار رہا ہو کہ اس کے گھر میں یہ مال موجود ہو۔ سعادت مند بیوی نے عرض کی: اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے نادار دوستوں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ صبح ہوتے ہی انہیں بلا کر یہ سارا مال ان میں تقسیم کر دیجئے۔ نیک بخت بیوی کی یہ تجویز سن کر آپ رضی اللہ عنہ خوش ہوگئے اور فرمایا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ واقعی نیک باپ کی نیک بیٹی ہیں۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین و انصار صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان میں سارا مال تقسیم کرنا شروع کر دیا۔[1]

---

1 ... حضرتِ طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رضی اللہ عنہ کی ان زوجۂ محترمہ کا نام حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا ہے، جو اَمیرُ المؤمنین حضرتِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔(سیر اعلام النبلاء، 3/19، رقم: 7 ملتقطا)

www.dawateislami.net

اَللّٰہُ اَکْبَر! ہمارے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی سخاوتیں ایسی تھیں۔ ہمارے پاس پیسے آجائیں تو خوشی کے مارے بے چین ہو جائیں جبکہ ان حضرات کے پاس جب دولت آتی تو صدمے کے مارے ان کی حالت مُضطرِب ہو جاتی کہ یہ دولت کہاں سے آٹپکی؟ اب میں اِس کا کیا کروں؟ حضرت طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رضی اللہ عنہ کی تو بات ہی کچھ اور ہے اور ان کی زوجۂ محترمہ بھی ماشاءَ اللہ کیسی نیک عورت تھیں۔ وہ دور ہی نیکوں کا دور تھا۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:20)

ہر صحابیٔ نبی .... جنّتی جنّتی
سب صحابیات بھی .... جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کیا میاں بیوی جنّت میں یکجا ہوں گے؟

سُوال: کیا میاں بیوی دونوں جنّت میں ایک ساتھ رہیں گے؟

جواب: جی ہاں! اگر میاں بیوی کا خاتمہ اِیمان پر ہوا تو یہ دونوں جنّت میں ساتھ رہیں گے۔ (التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، ص462) اگر ان میں سے کسی کا مَعاذَ اللہ ایمان سَلامت نہ رہا تو دوزخ اس کا ٹھکانا ہو گا اور جو جنّت میں جائے گا اس کا کسی دوسرے جنّتی سے نکاح ہو جائے گا۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:8)

اپنی زوجہ سے اچھا سُلوک کیجیے

سُوال: اگر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ نَرمی کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں تم "زَن مُرید" بن گئے ہو، اس کا کیا حَل ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص خوفِ خدا کے باعث اپنی زوجہ سے خوش اَخلاقی کے ساتھ پیش آتا ہے یا اُس سے نَرم برتاؤ کرتا ہے اور لوگ اسے "زَن مُرید" ہونے کا طعنہ دیتے ہیں تو یقیناً یہ

www.dawateislami.net

اس کی دِل آزاری کا سبب ہو گا۔ لیکن شوہر کو چاہیے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ حُسنِ سُلوک جاری رکھے لوگوں کے کچھ بھی کہنے پر دِل بَرداشتہ نہ ہو اور ہرگز اپنے رویے میں تبدیلی نہ لائے بلکہ مزید نَرمی کے ساتھ پیش آئے۔ فی زمانہ لوگوں کے انداز یکسر بدل چکے ہیں خُصُوصاً اپنی زوجہ کے ساتھ ان کا رویہ اِنتہائی ناگُفتہ بہ ہوتا جارہا ہے۔ اس کے باوجود یہ لوگ اپنی زوجہ سے مُعافی مانگنا اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں، حالانکہ بیوی پر ظُلم کیا ہو تو مُعافی مانگنا واجب ہے۔ انھیں چاہیے کہ اپنی زوجہ سے مُعافی تلافی کرتے رہا کریں۔ یہ ضَروری نہیں کہ ظُلم کیا ہو گا تو ہی مُعافی مانگی جائے گی بلکہ اِحتیاطی مُعافی مانگ لی جائے تب بھی حَرَج نہیں بلکہ اِحتیاطی مُعافی مانگنا میاں بیوی کے دَرمیان محبت میں اِضافے کا سبب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میرا معمول ہے میں اِحتیاطی مُعافی مانگتا رہتا ہوں جیسے کوئی بڑی رات یا بڑا دن آتا ہے تو میں مُعافی تلافی کی تَرکیب بنالیتا ہوں اس سے ہرگز کسی کی شان میں کمی نہیں آتی اور نہ ہی کسی کی عزت کم ہوتی ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 11)

سُوال: کیا بیوی شوہر کی جُوٹھی چائے پی سکتی ہے؟

جواب: دونوں ایک دوسرے کا جُوٹھا پی سکتے ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 26)

سُوال: آج کل گھروں میں انٹرنیٹ، سوشل میڈیا کے بہت زیادہ استعمال کی وجہ سے میاں بیوی میں طرح طرح کے مسائل بلکہ طلاق تک ہو جانے کی اطلاعات ہیں، کوئی حل اِرشاد فرمادیجئے (نگرانِ شوریٰ کے سوال کا خلاصہ)

جواب: انٹرنیٹ کے بے جا اِستعمال میں اپنی اور گھر کی بَربادی ہے لہٰذا گھر چلانے کے لیے میاں بیوی کو اِس کے زیادہ اِستعمال سے بچنا ہو گا۔ اگر بیوی نیٹ اِستعمال کر رہی ہو اور اُسی وقت اُسے شوہر کہے کہ مجھے چائے بنا کر دے دو تو اُسے چاہیے کہ لَبَّیْک کہتی ہوئی اُٹھے اور ہاتھوں ہاتھ چائے بنا کر پیش کر دے، اگر اُس وقت نہیں اُٹھے گی تو گھر کیسے چلے گا؟ بیوی کو

www.dawateislami.net

شوہر کی اِطاعت کرنی چاہیے۔ اگر بیوی شوہر کی اِطاعت نہیں کرے گی تو آپس میں مُنہ ماری ہوتی رہے گی۔ عورت سامنے سے جواب دے گی تو پھر دُنیا کی بَربادی کے ساتھ آخرت کی تباہ کاری بھی ہوگی۔ ہر فریق سامنے والے کی غَلَطیاں ثابت کرنے کی کوشش کرے گا۔ جھوٹ، غیبت، تہمت اور دِیگر گناہوں کے دَروازے کھلیں گے مثلاً بیوی کہے گی کہ مجھے مار پیٹ کرکے ظلم کرتا ہے، کھانا اور خرچی نہیں دیتا۔ جواب میں شوہر کی طرف سے بھی اِلزامات کی بوچھاڑ ہوگی اور اِس جنگ کا نتیجہ مَعاذَ اللہ طلاق یا جُدائی پر ہوگا۔ بس اللہ پاک مسلمانوں پر رحم فرمائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:35)

سُوال: بعض لوگ میاں بیوی کے دَرمیان جُدائی ڈلوانے کے لیے عملیات کرواتے ہیں، اگر بیوی پر اس جادو کے اثرات ہوں جس کے باعث شوہر کے گھر آنے پر اس کا سانس بند ہونے لگے تو اس مسئلے کا کیا حل کیا جائے؟

جواب: عملیات کرنے والے میاں بیوی میں جُدائی ڈلوانے کے لیے بھی عملیات کرتے ہیں مگر یہ بات ثابت کس طرح ہوگی کہ کسی نے اس پر کچھ کروایا ہے یا فُلاں رِشتہ دار نے کروایا ہے؟ بعض عامل جادو کروانے والے کے بارے میں کچھ اِشارہ دے دیتے ہیں یا اس کے نام کا پہلا حرف بتا دیتے ہیں، اب اگر اِتفاق سے کسی رِشتہ دار کا نام اسی حرف سے شروع ہوتا ہو تو اس کے بارے میں بدگمانی کی جاتی ہے کہ یہی جادو کروانے والا ہے حالانکہ اس بے چارے کو پتا بھی نہیں ہوتا تو یوں عامل آپس میں لڑوا دیتے ہیں۔ شوہر کے گھر بیوی کی سانس رُکتی ہے تو جب تک شرعی ثبوت نہ ہو کسی کے بارے میں یہ کہنا مشکل ہے کہ فُلاں رِشتہ دار عمل کروا کر جُدائی ڈلوا رہا ہے۔ بابا جی کا کہہ دینا شرعی ثبوت نہیں کہلاتا۔

www.dawateislami.net

بیوی جب بھی شوہر کے گھر جاتی ہے بے چاری کا سانس رُکنے لگتا ہے تو اس کی کوئی بھی وجہ ہو سکتی ہے۔ نفسیاتی اَثر بھی ہو سکتا ہے جبکہ ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہو کہ شوہر کے گھر جاؤں گی تو میرا سانس رُکے گا کیونکہ فلاں دِن بھی سانس رُک گیا تھا حالانکہ ایک بار ایسا ہو جانا بار بار ایسا ہونے کی دَلیل نہیں۔ ممکن ہے اس دِن کہیں سے سیڑھیاں چڑھ کر تھکی ہاری شوہر کے گھر گئی ہو جس کی وجہ سے سانس پھول گیا ہو اور اِتفاق سے رُکنے لگا ہو تو اس واقعے کو دَلیل بنا کر یہ کہہ رہی ہے کہ شوہر کے گھر میرا سانس رُکتا ہے۔ یاد رَکھیے! نفسیاتی اَثر کے بڑے اَثرات ہوتے ہیں اور بندے کو ایسا لگتا ہے کہ اس کے ساتھ یوں ہوتا ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:52)

سُوال: اگر عورت اپنے شوہر سے پانچ یا چھ ماہ الگ رہتی ہو تو کیا اس سے نکاح پر کوئی فرق پڑے گا؟ نیز اگر شوہر کی رضا کے بغیر الگ رہتی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: عورت اپنے شوہر سے الگ رہتی ہو تو اس سے نکاح پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نیز اگر عورت شوہر کی رضا کے بغیر الگ رہتی ہو تب بھی نکاح نہیں ٹوٹے گا البتہ گناہ گار ہونا الگ بات ہے۔ اگر شوہر ظلم کرتا ہے اس وجہ سے الگ رہتی ہے تو پھر دارُ الافتا اہلِ سنّت سے رُجوع کرنا چاہیے تاکہ صورتِ حال بتا کر طے ہو کہ وہ کیوں شوہر سے الگ رہ رہی ہے؟ مگر اس سے نکاح نہیں ٹوٹے گا۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:65)

سُوال: کیا بیوی شوہر سے پہلے بیعت ہو سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں ہو سکتی ہے اس میں کوئی حَرَج نہیں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:65)

سُوال: میاں بیوی کے درمیان ناچاقی، نااتّفاقی اور لڑائی جھگڑا ہو جائے تو اِس کا کیا حل ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: تالی دو ہاتھ سے بجتی ہے، اگر میاں کو کہیں کہ تم مُعافی مانگو تو وہ کہے گا کہ میں

www.dawateislami.net

کیوں معافی مانگوں؟ یہ مُنہ پھٹ ہے۔ اگر بیوی سے کہیں کہ تم مُعافی مانگو تو وہ بولے گی کہ میں کیوں مانگوں؟ اِس نے مجھے ایسا بولا تھا۔ اِس لئے اگر دونوں تھوڑا تھوڑا جُھک جائیں تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ البتہ صحیح بات یہ ہے کہ قرآنِ کریم میں ہے: ﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ﴾ (پ5، النساء:34) "ترجَمۂ کنزالایمان: مَرد افسر ہیں عورتوں پر۔" تو مرد عَورت پر حاکم ہے، اِس لئے عَورت مرد کی اِطاعت کرے گی، مرد عَورت کی اِطاعت نہیں کرے گا، لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مرد ظلم کرتا، مار دھاڑ کرتا اور جھاڑتا رہے، ایسا نہیں چلے گا، اگر مرد ظلم کرے گا تو اُسے عَورت سے مُعافی مانگنی پڑے گی، اگر اَڑی کرے گا کہ "میں عَورت سے مُعافی مانگوں؟ بیوی سے مُعافی مانگوں؟ میں مانگوں؟ لوگ کیا کہیں گے؟" تو یاد رہے کہ اگر آخرت میں اللہ پاک نے فرمادیا کہ اِسے جہنّم میں لے جاؤ، تو پھر کیا کریں گے؟ اِسی طرح اگر عَورت زبان درازی کرے گی، بولتی چلی جائے گی، زبان نکالتی رہے گی اور برتنوں کی توڑ پھوڑ مچائے گی تو پھر اُسے مُعافی مانگنی ہو گی۔ جس نے بھی ظلم کیا ہو اُسے مُعافی کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کرنی ہو گی۔ عام طور پر ذِہنی ہم آہنگی کا فُقدان ہوتا ہے جو برسوں تک چلتا ہے، پھر ایک دوسرے کی پہچان ہو جاتی ہے، بچّے وغیرہ ہو جاتے ہیں تب عُموماً جھگڑے وغیرہ کم ہو جاتے ہیں۔ بہر حال! لڑنا نہیں چاہئے، گجراتی کی کہاوت ہے: "نَمیو تے اللہ نے گَمیو" یعنی جو جھکتا ہے وہ اللہ کو پسند آتا ہے۔ قُصور نہ بھی ہو تو مسکرا کر مُعافی مانگ لینی چاہئے۔ مُعافی مانگنے میں بھی بعض اَوقات انداز اَڑی والا ہوتا ہے کہ "اے! مُعاف کرتی ہے کہ نہیں؟ کتنی بار مُعافی مانگوں؟ پاؤں پڑوں تیرے؟ نہیں پڑوں گا، مُعاف کرتی ہے تو کر، نہیں تو جا اپنی ماں کے پاس" یہ مُعافی کا طریقہ نہیں ہے، اگر بُھول ہو جائے تو عاجزی، اِنکساری، خوش دِلی اور اچھے ذِہن سے مُعافی مانگنی چاہئے، اِن شاءَ اللہُ الکریم دِل صاف ہو جائے گا۔ ہنس بول کر زِندگی گُزاریں گے تو صحّت بھی اچھی رہے گی، گھر بھی آباد ہو گا اور بچّوں

www.dawateislami.net

کی تربیت بھی اچھی ہو گی۔ ورنہ اگر آئے دن جنگِ عظیم چھڑتی رہی اور بولا بولی ہوتی رہی تو بچّے بھی بولا بولی دیکھ کر مارا ماری سیکھ جائیں گے۔ اِس لئے بچوں پر بھی رَحم کیا جائے۔ لڑائی لڑائی معاف کرو، اپنا دل صاف کرو اور مُعاف کرنا اِختِیار کرو۔ مُعاف کرنا پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّت ہے۔(مسلم، ص1071، حدیث:6592) آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے خون کے پیاسوں کو بھی فتحِ مکّہ کے موقع پر مُعافی عطا فرمادی تھی۔(مراٰۃ المناجیح، 3/93) قرآنِ کریم میں بھی اللہ پاک نے آپ سے فرمایا ہے: ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾(پ9، الاعراف:199) ”ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو“۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب بھی مُعافی مانگنے کا موقع آئے گا تو آپ کے سامنے شیطان آئے گا کہ ”تو نے مُعافی مانگی تو سامنے والا سَر پر چڑھ جائے گا کہ دیکھا! قُصور کیا تھا جبھی تو مُعافی مانگی، میں ہوں ہی مظلوم اور بے قُصور“ اِس طرح کے وسوسے آئیں گے، لیکن آپ نے شیطان کو بھگانا ہے، کیونکہ مُعافی مانگنے سے عزّت کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ جب ایک پارٹی مُعافی مانگے تو دوسری بھی مُعافی مانگ لے، بلکہ دوسری پارٹی پہلی والی پارٹی سے زیادہ مُعافی مانگے، اگر پہلی والی نے ہاتھ جوڑ کر مُعافی مانگی ہے تو دوسری والی پاؤں چُھو کر مُعافی مانگ لے۔ اِن شآءَ اللہُ الکریم اچّھی طرح دل صاف ہو جائے گا۔ اللہ کریم ہمارے گھروں کو امن کا گہوارہ بنائے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:72)

سُوال: گھر میں جھگڑے ختم کرنے اور خوشگوار محبّت بھرا ماحول بنانے کے لئے میاں بیوی کیا کرسکتے ہیں؟

جواب: ایک دوسرے کے سامنے مسکراتے رہیں، کبھی مُنہ نہ پُھلائیں۔ جب بھی شوہر گھر آئے، بیوی بھاگ کر دروازہ کھولے اور مسکرا کر ”مَرحَبا“یا”Welcome“ کہے۔ پھر پوچھے کہ پانی لاؤں؟ چائے لاؤں؟ اگر وہ غصّے میں بھرا ہوا گھر آیا تھا تو اِس طرح کی Offer

www.dawateislami.net

(پیش کش) سے غصّہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ شوہر کو چاہئے کہ کبھی اپنے ہاتھ سے بھی کوئی کام کر لیا کرے، جیسے ایک آدھ پیالہ دھو دیا، پانی خود اُٹھ کر بھر لیا وغیرہ۔ ایسا کرنے سے شوہر چھوٹے باپ کا نہیں ہو گا بلکہ بیوی کی نظر میں عزّت اور بڑھے گی اور وہ بھاگے گی کہ آپ رہنے دیں، میں کر دیتی ہوں۔ اِس بارے میں میرا اپنا ذاتی تجربہ ہے، ہمارے گھر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جھگڑے نہیں ہوتے، لیکن باوُجود اس کے کہ میری Physical condition (جسمانی حالت) اب ایسی نہیں رہی اور کُرسی سے اُٹھ کر کسی چیز کو اُٹھانا، یا رکھنا میرے لئے مشکل ہوتا ہے، پھر بھی جب کھانا آتا ہے تو میں اکثر اُٹھا لیتا ہوں، وہ کہتی ہے کہ "رہنے دیجئے، میں اُٹھا رہی ہوں، میں اُٹھا کر لے آتی ہوں" وغیرہ۔ وہ بے چاری کوتاہی نہیں کرتی لیکن میرے اِس انداز سے دِل میں خوشی داخل ہوتی ہے اور محبّت کا رِشتہ مضبوط ہوتا ہے۔ اگر میں Order کرتا رہوں کہ "یہ اُٹھا لو، یہ کر لو" تو وہ کر تو لے گی لیکن ایسا کرنے میں مجھے مزہ نہیں آتا۔ مجھے اگر کسی کو کوئی کاغذ دینا ہو تو بجائے حکم دینے کے کہ "آ کر کاغذ لے جاؤ" اکثر میں خود ہی اُٹھ کر دے آتا ہوں کہ وہ بے چارہ کام میں لگا ہوا ہو گا، میں اُس کو بُلاؤں، وہ اپنا کام چھوڑ کر آئے، اِس سے بہتر ہے کہ میں ہی اُٹھ کر دے آؤں۔ ایسا کرنے سے اگر میری شان میں فرق آتا ہوتا تو یہ لاکھوں مجھ سے محبّت کرنے والے نہ ہوتے۔ "دانہ خاک میں مِل کر گُلِ گلزار ہوتا ہے۔" (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:76)

سُوال: شوہر کا رات دیر تک لائٹ جلا کر مطالعہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: میاں کو مُطالعے کا شوق ہے یہ لائٹ جَلا کر مُطالعہ کر رہا ہے اور بے چاری بیوی کو سخت نیند آ رہی ہے لیکن اس روشنی کی وجہ سے وہ سو نہیں پا رہی اور دانت پیس کر پڑی ہے کہ اگر میاں کو بولوں گی تو لڑائی ہو جائے گی اور بعض اوقات لڑائی ہو بھی جاتی ہو گی تو ایسا کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ یاد رکھیے! کسی بھی کمزور یا ماتحت پر ظلم کرنے کی اِجازت نہیں

www.dawateislami.net

ہے اگرچہ وہ حاکم ہی کیوں نہ ہو۔ دوسروں کو تکلیف دے کر اپنی آخرت داؤ پر لگانے کے بجائے ایسی جگہ مُطالعہ کریں جہاں کسی کو تکلیف نہ ہو۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:77)

سُوال: بیوی اپنے شوہر کو کہے کہ میں زیادہ پڑھی لکھی ہوں اور تم مجھ سے کم پڑھے لکھے ہو، کیا اِس طرح کہہ کر وہ اس کی تَذلیل کر سکتی ہے؟

جواب: توبہ، اَسْتَغْفِرُ الله! یہ کہنے سے شوہر کا دِل دُکھے گا اور عورت اپنا گھر تڑوالے گی۔ اس کے پاس کاغذ کی لکھی ہوئی سند ہوگی لیکن بعض اوقات شوہر کے پاس تجرِبہ ہوتا ہے اگرچہ وہ پڑھا ہوا نہ ہو۔ بہر حال اس طرح کسی کو بولنا سخت دِل آزاری کا سبب ہو سکتا ہے۔ میں اپنے پاس ملاقات کے لیے تشریف لانے والے اسلامی بھائیوں کو دینے کے لیے رِسالہ رکھتا ہوں، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ کسی کو رِسالہ دینے لگتا ہوں تو دوسرا اسلامی بھائی بولتا ہے کہ ان کو اُردو نہیں آتی، میں نے ایسوں کو سمجھایا ہے کہ اس طرح نہ بولا کریں کیونکہ اس سے سامنے والے کا دِل دُکھ سکتا ہے، ظاہر ہے پاکستان میں رہنے والے کو اُردو نہ آتی ہو تو یہ تعجب کی بات ہے، ہاں اگر وہ خود بول دے کہ مجھے اُردو نہیں آتی تو الگ بات ہے۔ میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جو بہترین انگریزی جانتے ہیں، عام پڑھا لکھا شخص ان کو دیکھ کر حیران رہ جائے لیکن وہ اُردو سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:97)

شوہر کو گالی دینا کیسا؟

سُوال: بیوی کا اپنے شوہر کو مذاق میں گالی نکالنا کیسا؟

جواب: گالی نکالنے کو حدیثِ پاک میں فِسق (گناہ) کہا گیا ہے۔ (بخاری، 1/30، حدیث:48) اگر بیوی شوہر کو گالی نکالے تو یہ اور بھی سخت ہو جائے گا کیونکہ اس نے تو شوہر کی تعظیم اور اِطاعت کرنی ہے لہٰذا عورت شوہر کو گالی نکالنے پر توبہ کرے، شوہر سے معافی مانگے اور آئندہ ایسا کرنے سے بچے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:52)

www.dawateislami.net

سُوال: بیوی کو نَماز کی طرف لانا ہو تو کون سا طریقہ اپنانا چاہیے ؟ نیز بیوی کو گالی گلوچ سے روکنے کا بھی کوئی حل بتا دیجئے۔(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب : بیوی کو نَرمی ، پیار اور شفقت سے نَماز کی تلقین کرنی چاہیے اور نَماز پڑھنے کے فضائل، نیز نہ پڑھنے کی وعیدیں سُنانی چاہئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اِسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”فیضانِ نَماز“ موجود ہے، بیوی کو بٹھا کر اِس سے درس دیں اور گھر میں مَدَنی چینل چلائیں، اِس طرح بیوی کا دِل نَرم پڑے گا اور وہ ان شاءَ اللہ الکریم نَمازی بن جائے گی۔ اگر شوہر شور شَرابا کرتا رہے گا تو بیوی کو ضِد چڑھے گی اور پھر مشکل ہے کہ وہ نَمازی بنے۔ جہاں تک گالی گلوچ کا تعلّق ہے تو مسلمان کو گالی دینا گُناہ کا کام ہے۔(بخاری، 4/ 111، حدیث: 6044) شوہر اور بیوی تو مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ قریبی رِشتہ دار بھی ہیں اور اُن کے صلہ رَحمی کے بھی مُعامَلات ہیں۔ اگر شوہر بیوی کو گالی دیتا ہے تو اُسے چاہیے کہ توبہ کرے اور مُعافی بھی مانگے، گالی گلوچ تو ویسے بھی اچھے لوگوں کا کام نہیں ہے، جبکہ بیوی تو رفیقۂ حَیات یعنی زندگی کی ساتھی ہے۔ اگر بیوی شوہر کو گالی دیتی ہے تو یہ اور بڑی بات ہے، کیونکہ شوہر کا اُس پر بڑا حق ہے، یُوں شوہر کو گالی دینا اور بڑا جُرم ہو گیا، ایسی صُورت میں بیوی کو چاہیے کہ توبہ کرے اور شوہر سے مُعافی بھی مانگے۔ گالی گلوچ گندے لوگوں کا کام ہے، گالی دینے والے سے لوگ بھی نفرت کرتے ہیں۔ بعض گالی دینے والے یہ سمجھتے ہیں کہ لوگ اُنہیں سَلام کرتے ہیں، حالانکہ وہ سَلام اِس لئے کر رہے ہوتے ہیں تاکہ آپ کے شَر سے بچے رہیں کہ ”یار! اِس کو مُنہ کہاں لگائیں!“ بس سَلام کر دیا اور نکل گئے۔ گالی دینے والوں کو توبہ کرنی چاہیے اور چونکہ گالی دینے سے سامنے والے کا دِل بھی دُکھتا ہے، اِس لئے جنہیں گالی دی ہے اُن سے مُعافی بھی مانگیں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 230)

www.dawateislami.net

سُوال: بدگُمانی میں پڑ جانے اور حُسنِ ظن نہ رکھ پانے کے اسباب بیان فرمادیجئے۔

جواب: اس کے مختلف اسباب ہوتے ہیں، جیسا کہ اس بارے میں دینی مطالعہ کی کمی ہونا، ماحولیات کا اثر، بُری صحبت، سمجھانے والوں کی کمی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بدگُمانی سے ہونے والے نقصانات کی طرف توجہ نہ ہونا، کیونکہ بعض اوقات بدگُمانی خون خرابا بھی کروادیتی ہے یا گھر ہی اجاڑ دیتی ہے، جیسے اگر شوہر بیوی سے بدگُمانی کرے یا بیوی شوہر سے بدگُمانی کرے تو اس کے نتیجے میں دونوں ایک دوسرے پر شک کریں گے اور بات لڑائی جھگڑے بلکہ اس سے بھی آگے چلی جائے گی اور یوں پورا گھر تباہ ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: بدگُمانی ریا سے کم حرام نہیں ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 5 / 323)ہمیں تو ہر مسلمان کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنا چاہیے، مسلمان کے ہر عمل کو اچھے گمان پر محمول کرنا یعنی اس کے بارے میں اچھا گمان قائم کرنا واجب ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 5 / 324 ماخوذا)اسی طرح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ایک واقعہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے چوری نہیں کی، (حالانکہ آپ علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے اسے چوری کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ علیہ السلام پر خوفِ خُدا کا غلبہ ہوا اور) آپ نے فرمایا: میں مان لیتا ہوں، میری آنکھوں نے دھوکا کھایا ہے۔(بخاری، 2 / 458، حدیث: 3444)ہمیں بھی چاہیے کہ دوسرے مسلمانوں کے لئے حُسنِ ظن قائم کریں اور بدگُمانی سے بچیں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 122)

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت کو چاند کی مُبارَک باد نہیں دینی چاہیے، کیا یہ دُرُست ہے؟(سوشل میڈیا کے ذَرِیعے سُوال)

www.dawateislami.net

جواب: اگر کوئی مُقدّس مہینا ہے جیسا کہ ہمارے یہاں ماہِ جشنِ وِلادت کا چاند ہوتا ہے تو رَبیع الاول کی مُبارَک باد دیتے ہیں، اگر مُبارَک باد دینے والا مُحَرَّم ہے تو مُبارَک باد دے سکتا ہے جیسے بھائی بہن کو، بیٹا ماں کو اور شوہر بیوی کو مُبارَک باد دے سکتا ہے۔ (قسط:85)

سوال: کیا عورت عِدَّت میں مَدَنی چینل دیکھ سکتی ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: عورت عِدَّت میں مَدَنی چینل دیکھ سکتی ہے۔ (مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر عورت عِدَّت میں مَدَنی چینل گھر کے اندر ہی دیکھتی ہے تو جن صورتوں میں دِیگر اسلامی بہنوں کو دیکھنے کی اِجازت ہے تو انہیں صورتوں میں یہ بھی دیکھ سکتی ہے۔ مَدَنی چینل دیکھنے کا عِدَّت سے یُوں کوئی تعلق نہیں ہے کہ اِس کی وجہ سے عِدَّت میں کوئی فرق پڑتا ہو۔ عِدَّت اصل میں ایک وقت کا نام ہے جو طلاق یا موت کی صورت میں شروع ہو جاتا ہے۔ عِدَّت میں بنیادی طور پر عورت پر دو حکم ہوتے ہیں: ایک یہ کہ بِلا ضَرورتِ شرعی گھر سے باہر نہیں جاسکتی۔ دوسرا یہ کہ زینت یعنی سنگھار، میک اَپ وغیرہ کرنا عورت کے لیے ممنوع ہو جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت، 2/242-244، حصہ:8 ماخوذاً) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:36)

شوہر خرچہ نہ دے تو بیوی کیا کرے؟

سُوال: اگر شوہر اَخراجات نہ دے تو بیوی کو کیا کرنا چاہیے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: بیوی کو نان، نفقہ اور مکان دینا شوہر پر واجب ہے، نہیں دے گا تو گُناہ گار ہو گا۔ (جوہرۃ نیرۃ، 2/108) یہ سب چیزیں نہ دینے کی صُورت میں بیوی مُقدَّمہ بھی کر سکتی ہے، قاضی اُس کو خرچہ دِلوائے گا۔ (بہارِ شریعت، 2/269، حصہ:8) لیکن اب ایسا انداز نہیں رہا۔ اِس لئے ایسی صُورت میں آپس میں مِل کر خاندان والے طے کرلیں اور ترکیب بنالیں۔ Case (مُقدّمہ) کریں گے تو گھر بیٹھ جائے گا اور سب مشکل ہو جائے گا، ساتھ ہی رُسوائی اور بدنامی بھی ہو گی۔ شوہر کو بھی چاہئے کہ اپنی بیوی کے جائز اَخراجات جن کو پورا کرنے کا

www.dawateislami.net

شریعت نے کہا ہے اُنہیں پُورا کرے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:88)

سُوال: اگر شوہر تنگ دست ہو تو بیوی کو کیا کرنا چاہئے؟(نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: شوہر کی حوصلہ اَفزائی کرے اور تسلّی دے کہ آپ فکر نہ کریں۔ ایسے موقع پر فرمائش نہ کرے، کیونکہ فرمائش بھی آزمائش میں ڈال دیتی ہے اور بعض اَوقات شوہر حرام کی طرف رُخ کر بیٹھتا ہے۔ بیوی اگر شوہر کو Freehand دے (یعنی فرمائشیں کرنے سے بچے گی) تو شوہر کو سُکون ملے گا اور وہ Tension free (ذہنی دباؤ سے فارغ) بھی رہے گا، اللہ پاک کرے گا کہ بَرَکتیں بھی آہی جائیں گی۔ اپنے نصیب میں جو روزی ہو وہ مِل کر رہتی ہے۔ عوامی مُحاوَرہ ہے: ہر بہانے روزی اور ہر بہانے موت ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:66)

زوجہ کے تَرکے میں شوہر کا حصّہ

سُوال: اگر زوجہ فوت ہو جائے تو اس کے مال میں سے شوہر کو کیا ملے گا؟

جواب: زوجہ فوت ہو جائے تو اس کے مال میں سے سب سے پہلے سُنّت کے مطابق اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین کا اِہتمام کیا جائے، پھر اس کے بعد اس کا قرض ہو تو وہ ادا کیا جائے، پھر اگر اس نے کوئی جائز وصیت کی ہے تو اس کے مال کے تیسرے حصّے سے اس کی وصیت کو پورا کیا جائے، پھر اس کے بعد جو مال بچ جائے اس میں سے شوہر کو حصّہ ملنے کی دو صورتیں ہیں اگر زوجہ کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی میں سے کوئی نہ ہو تو اس صورت میں شوہر کو کل مال کا آدھا ملے گا اور اگر زوجہ کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی میں سے کوئی ہو تو اس صورت میں شوہر کو کُل مال کا چوتھائی حصّہ ملے گا چنانچہ پارہ 4 سورۃُ النسآء کی آیت نمبر 12 میں خدائے رحمٰن کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ ترجَمۂ کنز الایمان: اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ

www.dawateislami.net

اِنۡ لَّمۡ یَكُنۡ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّةٍ یُّوۡصِیۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ؕ

جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد ہو تو اُن کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین نکال کر۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:17)

سُوال: کیا شوہر کو بیوی کی ہر خواہش پوری کرنا لازمی ہے؟[1]

جواب: قرآنِ پاک میں ارشاد ہے: ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ (پ5، النساء:34) ”ترجَمۂ کنزُ الایمان: مَرد افسر ہیں عورتوں پر۔“ تو مرد عورت پر حاکم ہے۔ لہٰذا عورت کو مرد کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنی ہے۔ اس کے بجائے اگر عورت چاہے کہ شوہر میری مانے اور میرا فرمانبردار ہو تو یہ درست نہیں۔ جائز درخواستیں اور فرمائشیں مثلاً طرح طرح کے کھانوں، نت نئے ڈیزائن کے کپڑوں وغیرہ وغیرہ کی طلب پوری کرنا شوہر پر واجب نہیں۔ واجب صرف نان نفقہ وغیرہ ہے البتہ اگر شوہر دیگر فرمائشیں بھی پوری کرتا ہے تو یہ بیوی پر احسان ہو گا۔ چونکہ یہ ثواب کا کام ہے لہٰذا شوہر کو حتی الامکان جائز خواہشات پوری کرنی چاہئیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:24)

نوٹ

آئندہ صفحات پر امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ سے غیبت کی کچھ مثالیں نقل کی گئی ہیں جنہیں موضوع کی مناسبت سے یہاں شامل کیا جا رہا ہے۔ یہ باتیں نہ صرف میاں بیوی کی دنیوی زندگی میں زہر گھول دیتی ہیں بلکہ ان کی اُخروی زندگی کے لیے بھی نقصان اور خسارے کا باعث ہیں۔

---

[1] ... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

”غیبت ناجائز و حرام ہے“ کے سترہ حروف کی نسبت سے میکے جاکر سُسرال کے متعلق کی جانے والی غیبتوں کی 17 مثالیں

❀ساس ہر وقت منہ پھلائے رہتی ہے ❀بات بات میں کیڑے نکالتی ہے ❀میرا پکانا اسے پسند ہی نہیں آتا ❀میری طبیعت خراب ہو تو ساس کہتی ہے بہانے بناتی ہے ❀دوسری بہو کو بڑا چاہتی ہے میرے ساتھ برا سُلوک کیوں کرتی ہے ❀بڑی اَکھڑ اور سخت مزاج ہے ❀ مجھ پہ ہر وقت اپنا حکم چلاتی رہتی ہے ❀شوہر کو میرے خلاف بھڑکاتی ہے ❀ساس مجھ سے کام بہت کرواتی ہے خُود سارا دن بستر پر پڑی رہتی ہے ❀ماں بیٹی مل کر میری بُرائیاں کرتی رہتی ہیں ❀ساس نے شوہر کو میرے خلاف کر دیا ہے اب ❀ میں انہیں سونا بن کر بھی دکھاؤں وہ مجھے پاؤں کی جوتی ہی سمجھیں گے ❀ کئی کئی گھنٹے ان کا انتظار کرتی ہوں آتے ہی منہ پُھلا کر بیٹھ جاتے ہیں ❀ اُن کی کل کی طلاقن بہن کی بھی خدمتیں کرنی پڑتی ہیں ❀میری فُلاں طلاقن نند بڑی مُنہ پھٹ ہے ❀ طلاق لی مگر زور نہیں گیا ❀سنا ہے اس نے اپنے میاں کو ایک دن بھی سُکھ نہیں دیا تھا آخر بے چارہ طلاق نہ دیتا تو کیا کرتا۔

”مسلمان کی آبروریزی حرام ہے“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے سُسرالی رشتوں کی غیبتوں کی 22 مثالیں

❀ میری بہن کو اس کی ساس تنگ کرتی ہے ❀ بہنوئی گھر کا خرچ نہیں دیتا ❀ کما کر سب ماں کو دے دیتا ہے ❀ داماد میری بیٹی پر ظُلم کرتا ہے ❀ اپنی ماں کی باتوں میں آکر بار بار گھر سے نکال دینے کی ترٹیاں دیتا ہے ❀ ماں کے چڑھانے پر بات بات پر مارتا ہے ❀ طلاق کی دھمکیاں دیتا ہے ❀ رات دیر تک گھر سے باہَر رہتا ہے ❀ دن کو دیر تک سوتا رہتا ہے ❀ ہَڈ حرام ہے ❀ دوسری عورت کے چکر میں ہے ❀ اِس کے دوست اچّھے نہیں ہیں ❀ سنا ہے نشہ وغیرہ بھی کرتا ہے ❀ ہم کو بہُت منحوس آدمی سے پالا پڑ گیا ہے ❀ اَیوئیں (یعنی بس ایسا ہی) ہے ❀ زہریلا سانپ ہے ❀ اس

www.dawateislami.net

کے دل میں دَغا ہے ❀ اُجَڈ ❀ گنوار ❀ جاہِلِ مُطلَق ہے ❀ بیٹے کی ساس جادو گرنی ہے ❀ بہو نے تعویذ گنڈے کرواکر میرے بیٹے کو اپنی طرف کرلیا ہے اس لئے بیٹا میری ایک نہیں سنتا۔

"غیبت کرنے والا بروز قیامت کُتّے کی شکل میں آئے گا" کے سینتیس حُرُوف کی نسبت سے منگنی یا طلاق ہونے پر کی جانے والی غیبتوں کی 37 مثالیں

اگر منگنی ٹوٹ جائے یا طلاق واقع ہو جائے تو اکثر شیطان فریقین کو کان پکڑ کر رِنگ میں لاتا اور وہ ناچ نچاتا ہے کہ الامان والحفیظ !!! غیبتوں، تہمتوں، الزام تراشیوں، عیب دریوں، دل آزاریوں، بد گُمانیوں اور بدکلامیوں کا ایک طوفان کھڑا ہو جاتا ہے، ہر خوبی بھی "عیب" بن کر رہ جاتی ہے! ہر فریق اپنے آپ کو "مظلوم" ثابت کرنے کیلئے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر جھوٹ بولتا ہے حالانکہ برسوں سے گھر چل رہا ہوتا ہے مگر جب دو خاندانوں میں "جنگ" چِھڑتی ہے تو فریقِ مُقابِل کو مَعاذَ اللہ "بد عقیدہ" تک کہہ دیا جاتا ہے! ایسے مواقع پر کی جانے والی غیبتوں کی 37 مثالیں مُلاحَظہ ہوں۔

لڑکی والوں کی طرف سے غیبتیں: ❀ شرابی تھا ❀ جُواری ❀ لُچّا ❀ لفنگا ❀ لوفر ❀ آوارہ تھا ❀ 420 تھا ❀ کماتا نہیں تھا ❀ گھر کا خرچ نہیں دیتا تھا ❀ سب پیسے ماں کے ہاتھ میں دے دیتا تھا ❀ اس نے کبھی گھر کو گھر نہیں سمجھا ❀ ساس روٹی نہیں دیتی تھی اِس لئے لڑکی پلّے سے کھاتی تھی ❀ بہُت ظالم لوگوں سے پالا پڑا تھا ❀ پھنس گئے تھے ❀ بڑی مشکل سے جان چھوٹی ہے ❀ ہماری لڑکی کو بے قُصور مارتا تھا ❀ ہمارے سامنے بہُت اکڑتا تھا ❀ اس کا سارا خاندان نِیچ ہے، ہمارے مِعیار کے لوگ ہی نہیں تھے ❀ ہماری لڑکی پر سوکن لانا چاہتا تھا ❀ ہمیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دینے لگا تھا ❀ ہماری لڑکی کو بدنام کرنا شروع کر دیا تھا ❀ کمینے نے آخر اپنی ذات دکھائی۔

لڑکے والوں کی طرف سے غیبتیں: ❀ لڑکی کا چال چلن صحیح نہیں تھا ❀ بہُت سارے آشنا بنا رکھے تھے ❀ گھر میں زَبان بہُت چلاتی تھی ❀ اِس کی ماں نے کھانا پکانا بھی نہیں سکھایا تھا

www.dawateislami.net

❀ برتن بھی مانجھنے نہیں آتے تھے ❀ کپڑے بھی برابر نہیں دھو سکتی تھی ❀ بہت جھگڑالو تھی ❀ چوریاں کرتی تھی ❀ تعویذ گنڈے کرواتی تھی ❀ جادو گرنی تھی ❀ چُڑیل تھی ❀ ہمارے گھر کا سکون برباد کر دیا تھا ❀ اِس کی ماں گھر آکر ہم کو کوسنیں دے گئی تھی ❀ ہم کو اِس نے بدنام کر دیا ہے ❀ ہم نے غریب سمجھ کر ترس کھایا تھا مگر اس کا تو دماغ آسمان پر پہنچا ہوا تھا وغیرہ وغیرہ۔

گھر کی بات باہر کرنے والا کم ذات ہے

اللہ پاک سے ہدایتِ خیر کی دعا ہے، یقیناً جو غیبتیں وغیرہ کرتا ہے وہ بَہُت ہی بُرا بندہ ہے۔ آیئے! آپ کو ایک اچھے بندے کی حکایت عرض کروں چُنانچِہ ایک بُزُرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک صاحبِ راز (یعنی پیٹ کے مضبوط آدمی) کا نکاح ہوا مگر دونوں کے مابین ذِہنی ہم آہنگی کا فُقدان تھا (یعنی کمی تھی) کسی طرح اُس کے دوست کو اِس بات کی بھنک مل گئی، اُس نے پوچھا: تمہارے گھر کا کیا مسئلہ ہے؟ اُس صاحِبِ راز نے جواب دیا: میں اتنا کم ذات نہیں کہ گھر کی بات کسی کو بتادوں! بات آئی گئی ہو گئی۔ بِالآخر گھر نہ چل سکا اور طلاق دینی پڑ گئی۔ جب اُس کے دوست کو پتا چلا تو بولا: وہ تو اب تمہاری بیوی نہیں رہی، بتادو کیا مُعاملہ تھا؟ اُس سمجھدار شخص نے جواب دیا: اب تو وہ میرے لئے غیر عورت ہو چکی ہے اور کسی غیر عورت کے مُتَعَلِّق میں کیسے بات کروں!

اللہ ہم کو فضل سے عقلِ سلیم دے　　شرم و حیا طُفیلِ رسولِ کریم دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

زوجہ کو پانی پلانے پر اجر

حضرت عِرباض بن ساریہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اُسے اس کا اجر دیا جاتا ہے۔ تو میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلایا پھر اُسے بھی وہ حدیث پاک سُنائی جو میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سُنی تھی۔

(مجمع الزوائد، 3/ 300، حدیث: 4659)

978-969-722-274-2
01082263

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net